

## ریسرچ اسکالر سے درخواست

محترم المقام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں کہ پاکستان میں صحیح معنوں میں اسلامی تحقیقی مجلات کی کمی محسوس کی جا رہی تھی۔ جدید دور نے اہل علم کے سامنے متعدد نئے مسائل پیش کئے ہیں اور وقت کا تقاضہ ہے کہ ماہرین اسلام ان مسائل کا حل تلاش کریں اس بارے میں علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر علمی حلقوں میں شعور آگئی کو فروغ دیں۔

ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل ایک باقاعدہ ادارتی مجلس کے تحت چلایا جا رہا ہے جس میں قومی اور بین الاقوامی سطح کے جید علماء ڈاکٹرز پروفیسرز اور دانشور خواتین و حضرات شامل ہیں۔ صرف وہی مضامین شائع کئے جائیں گے جن کو ریفری و نچ صاحبان کی منظوری حاصل ہوگی۔

اغراض و مقاصد اور مجوزہ عنوانات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

- ✽ قرآن و علوم القرآن کی نشر و اشاعت۔
- ✽ دور حاضر میں اجتماعی اجتہاد کے تصور کی روشنی میں مسائل کا علمی جائزہ۔
- ✽ امت مسلمہ کو درپیش مسائل کا شرعی حل سیرت طیبہ کی روشنی میں تلاش کرنا۔
- ✽ سائنس اور ٹیکنالوجی سے پیش شدہ مسائل کا جائزہ۔
- ✽ اسلامی اقتصادی نظام کی طرف مکمل پیش رفت۔
- ✽ نصاب تعلیم کو بہتر بنانے کے اور اساتذہ کی تدریسی ذمہ داریوں کو بہتر بنانے کے لئے سفارشات۔
- ✽ انسانی حقوق کے نفاذ میں موانع کا تعین اور انہیں دور کرنے کے لئے تجاویز۔
- ✽ دعوت و تبلیغ کا شرعی طریقہ کار اور وقت کے تقاضوں کے موافق ضروری مسائل و واقعات

پر بحث۔

✽ علوم اسلامیہ کی اشاعت و ترویج اور اسلامی نظام تعلیم و تربیت پر ضروری مباحث ان پر  
سیمیناروں کا انعقاد پھر ان کی اشاعت۔

✽ عصری و دینی علمی اداروں کے مناہج پر بحث۔

✽ اساتذہ کے حقوق و فرائض۔

جملہ میں حواشی اور حوالہ دینے کا مجوزہ منہج

علمی اور تحقیقی مضمون لکھتے وقت اس امر کا اہتمام ضروری ہے کہ قاری کو تحریری کاوش کے  
ماخذ اور مصادر سے آگاہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے کہ مضمون کے آخر میں ترتیب کے ساتھ  
حوالہ جات کا مکمل ذکر کیا جائے اور اگر مناسب ہو تو مزید توضیحی نکات کا اندراج بھی کیا جائے۔  
علوم اسلامیہ کی مجلس ادارت نے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل منہج تجویز کیا ہے۔ محققین اور مضمون  
نگار حضرات سے درخواست ہے کہ اپنی تحریری کاوش ارسال کرتے وقت اسی منہج کو پیش نظر رکھیں  
تاکہ مضامین میں یکسانیت برقرار رہے۔

1۔ اگر کسی کتاب کا حوالہ دینا ہے جس کا ایک ہی مصنف/مؤلف ہے تو مصنف/مؤلف کا  
پہلے سرنیم پھر بقیہ نام لکھیں

اس کے بعد کتاب کا نام اس کے بعد مطبع اور سن اشاعت اور پھر صفحہ نمبر کا اندراج کیا جائے  
صفحہ/صفحات کیلئے ”ص“ بطور مخفف استعمال کیا جائے۔ مثلاً:

دریا آبادی، مولانا عبدالماجد، سیرت نبوی ﷺ قرآنی، مکہ، بنکس

بیرون موجی دروازہ، لاہور ۱۹۸۸، ص ۷۸۔

مصنف، کتاب اور دیگر جدا جدا مطلوبہ معلومات کے درمیان سکتہ (comma) کا اہتمام

ضروری ہے تاکہ کسی قسم کا ابہام پیدا نہ ہوتا ہم یہ بات ذہن میں رہے کہ لاہور اور ۱۹۸۸ کے

درمیان اور ص ۷۸ کے درمیان سکتے کی ضرورت نہیں حوالہ کی تکمیل کے بعد حمہ (full stop) ڈال دیا جائے اگر مصنف / مؤلف کا نام یا سال اشاعت معلوم نہ ہو تو لکھا جائے کہ مصنف / مؤلف نامعلوم یا مطبع / سال اشاعت نامعلوم۔

2- اگر مصنف / مؤلف ایک سے زیادہ ہوں تو دونوں مصنفین / مؤلفین کے ناموں کا اندراج اسی ترتیب سے ضروری ہے جس ترتیب سے ان کا ذکر کتاب کے سرورق پر کیا گیا ہے۔ اگر مصنفین / مؤلفین دو سے زیادہ ہوں تو صرف دو اول الذکر کا اندراج کافی ہے اور اس کے بعد اور دیگر کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے البتہ پہلا نام لکھتے ہوئے سر نام پہلے لکھیں

3- اُردو اور عربی میں عام طور پر طویل القابات کا رواج ہے۔ لیکن حواشی میں اس کو نظر انداز کرنا بہتر ہے تاہم اگر مصنف / مؤلف کی شہرت کسی خاص لائقے / سابقے / کنیت / لقب کی وجہ سے ہے تو اس کے ساتھ اس اصل غیر معروف نام کو بین القوسین درج کیا جائے مثلاً: ابن اثیر (عز الدین علی بن محمد)

4- اگر کسی ایسی کتاب سے مدد لی گئی ہے جس میں مختلف محققین / مضمون نگاروں کے مضامین شامل ہیں اور کسی شخص نے ان مضامین کی ترتیب، تہذیب اور تدوین کی ہے تو اس کا حوالہ دیتے وقت مضمون نگار کا نام لکھتے، پہلے سرنیم یعنی نام کا آخری حصہ لکھیں، اس کے بعد اس کے مضمون کا عنوان اور پھر مجموعہ کا عنوان اور اس کے مدون کا ذکر کرنا چاہیے۔ مثلاً:

کوثر، ڈاکٹر انعام الحق، نصابی کتب کی فنی تدوین، اُردو میں فنی تدوین، تہذیب و ترتیب: ڈاکٹر ایم ایس ناز، ادارہ تحقیقات اسلامی و مقتدرہ قومی زبان ۱۹۹۱ء، ص ۹۸ تا ۱۱۰۔

(اس کا مطلب ہے ایم ایس ناز کی زیر تہذیب مدون کتاب اُردو میں فنی تدوین میں ڈاکٹر انعام الحق کوثر کا مضمون بعنوان نصابی کتب کی فنی تدوین شامل ہے)

5- اگر کسی مجلے سے مضمون کا حوالہ دینا ہے تو اس کے لئے بھی نمبر 4 کے تحت مذکورہ طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے۔ مجلہ کا نمبر اشاعت اور ماہ و سال اشاعت کا ذکر ضروری ہے۔ جلد کے لئے ج اور شمارہ کے لئے ش بطور مخفف استعمال کیا جائے۔ مثلاً:

شامزئی، مفتی نظام الدین، فن اسماء رجال مسلمانوں کا عظیم کارنامہ، ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک، ج ۲۸ ش ۲، نومبر ۱۹۹۲ء، ص ۳۸ تا ۳۹

(اس کا مطلب ہے ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک جلد ۲۸، شمارہ ۲، نومبر ۱۹۹۲ء میں مفتی نظام الدین شامزئی کا مضمون بعنوان: فن اسماء رجال مسلمانوں کا عظیم کارنامہ۔)

6- اگر ایک ہی ماخذ سے بار بار استفادہ کیا گیا ہو تو پہلے حوالے میں اس کا مکمل ذکر ضروری ہے تاہم بعد کے حوالہ جات میں صرف مصنف/مؤلف اور کتاب کا نام کافی ہے یہی طریقہ مجلہ میں شائع شدہ مضمون کے سلسلہ میں اختیار کیا جانا چاہئے۔ یہ طریقہ س لئے مناسب ہے کہ اس طرح ایک تو قاری کو بار بار پہلے دیئے گئے حوالے کی طرف رجوع نہیں کرنا پڑتا دوسرے اگر ایک ہی مصنف/مؤلف کے ایک سے زیادہ مضامین سے استفادہ کیا گیا ہے تو قارئین کو ان کے درمیان ابہام سے بچایا جاسکتا ہے مثلاً:

دریا آبادی، مولانا عبدالماجد، سیرت نبوی قرآنی، ص ۱۸۲۔  
ایک ہی ماخذ کے مسلسل حوالوں کے اندراج میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ مزید آسانی کے لیے مصنف کا فقط سرنیم بھی استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً:

دریا آبادی، سیرت نبوی قرآنی ص ۲۵/

بعض محققین اس قسم کی صورت میں بعد کے حوالہ جات کے لئے کتاب کے عنوان کے ذکر کے بجائے مصدر بالا/مصدر مذکور کے الفاظ کا اندراج بھی کرتے ہیں۔

7- قرآن پاک کا حوالہ دیتے وقت سورت کا نام اور آیت نمبر دینا ضروری ہے۔ دونوں کے درمیان سکتہ (comma) آنا چاہئے فقط سورت کا نام اور آیت نمبر بھی لکھا جاسکتا ہے

مثلاً:

القرآن الکریم، البقرة، ۱۸

اس میں صفحہ نمبر یا مطبع دینے کی ضرورت نہیں دیگر مقدس کتب کے بارے میں بھی اسی قسم کا طریقہ اختیار کیا جانا چاہئے یعنی صفحہ یا مطبع کا ذکر کرنے کے بجائے محض باب وغیرہ کا اندراج کیا جائے۔

8- احادیث کے کسی مجموعے سے حوالہ دیتے وقت مؤلف / مدون کا نام یا سرنیم، اس کے بعد مجموعے کا نام اور پھر متعلقہ حدیث کا باب، فصل وغیرہ کا اندراج کیا جائے مثلاً:

امام مسلم (مسلم بن حجاج)، الجامع الصحیح، مکتبہ الغزالی، دمشق، سال اشاعت نامعلوم، ج ۸، ص ۵۱، کتاب الزکوٰۃ۔

احادیث کے بعض جدید مطبوعہ مجموعوں میں ہر حدیث کے ساتھ نمبر کا اندراج کیا جاتا ہے۔ اگر مضمون نگار کے پاس اس قسم کا ایڈیشن موجود ہے تو دیگر معلومات کے ساتھ فقط مصنف کا مکمل نام یا سرنیم پھر کتاب کا نام اس کے بعد باب اور فصل کا عنوان پھر حدیث نمبر دے دینا بھی کافی ہوگا۔

9- فقہی مسائل میں کتب کا حوالہ دیتے وقت مسئلہ زیر بحث کے ساتھ متعلقہ کتاب، باب اور فصل کا حوالہ قاری کے لئے مزید سہولت فراہم کرتا ہے۔ اس لئے اس کے اندراج کا اہتمام کیا جانا چاہئے مثلاً:

ابن نجیم (الشیخ زین الدین)، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، مکتبہ رشیدیہ کونٹہ، سال اشاعت نامعلوم، ج ۱، ص ۲۸۸، کتاب الصلوٰۃ، باب الاذان۔

10- تاریخ سے متعلق ماخذ سے بھی حوالہ دیتے وقت مطبع اور سال اشاعت کے علاوہ زیر بحث عنوان کے الفاظ کے تحت مزید وضاحتی معلومات کے اندراج کا اہتمام کیا جانا چاہئے مثلاً:

ابن جریر طبری (محمد بن جعفر بن محمد) تاریخ الامم والملوک ،  
مطبعة حسینیة مصر ، سال اشاعت نامعلوم ، ج ۵ ، ص ۲۳ ، زیر عنوان:  
ذکر سبب مہلک زیاد بن سمیة ، وقائع سنة ثلاث و خمسين۔

11- لغت یا کسی موسوعہ (Encyclopaedia) کا حوالہ دیتے وقت صفحہ اور ایڈیشن کا ذکر  
ضروری نہیں اگر دیا جائے تو بہتر ہے موسوعہ کی صورت میں اسکے ٹائٹیل (title) اور  
مضمون کے عنوان اور مصنف

کے بارے میں معلومات دینا ضروری ہیں۔ لغات سے استفادہ کی صورت میں اس کے  
مصنف / مدون اور لفظ کے مادہ کا ذکر کافی ہے۔ مثلاً  
عبد القیوم ، جرش ، اردو دائرۃ معارف اسلامیة۔

(یعنی اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں جرش کے عنوان کے تحت عبد القیوم کا تحریر  
کردہ مضمون)

بلیاوی ، مولانا عبد الحفیظ ، مصباح اللغات ، مادہ عنق۔

12- اگر کسی ایم اے / ایم فل / پی ایچ ڈی کے غیر مطبوعہ مقالہ کا حوالہ دینا ہے تو اس میں مقالہ  
نگار کا نام ، مقالے کا عنوان شعبہ اور یونیورسٹی کا ذکر جس ادارہ کے تحت اس مقالہ کو مکمل  
کیا گیا ہے اور مقالہ کی تکمیل کے سال کا ذکر ضروری ہے مثلاً:

مبارک شاہ ، سید ، دینی مدارس کا نصاب تعلیم اور اس پر ناقدانہ نظر  
(ایم فل مقالہ) شعبہ اسلامیات ، پشاور یونیورسٹی ، ۱۹۹۶۔

13- مخطوط کا حوالہ دیتے وقت اس کے مصنف / مؤلف کا نام ، مخطوط کا ٹائٹل اور جہاں پر وہ  
موجود ہے اس لائبریری یا مکتبہ کا نام اور مخطوط کے نمبر کا اندراج کرنا ضروری ہے۔ مثلاً:

البیرونی (ابو الیمن محمد بن عبد الرحمن) الدر المنتخب فی تاریخ

مملکت حلب ، عمادۃ شؤن المکتبات مدینة المنورة ، نمبر ۱۵۹۔

14- اگر کسی رائے کو متعدد کتب سے اخذ کیا گیا ہو تو ان کا بھی مکمل حوالہ دینا ہوگا لیکن حوالہ سے پہلے ”دیکھیں“ / ”مزید تفصیل“ کے لئے دیکھیں کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے گا۔ مثلاً: دیکھیں / مزید تفصیل کے لئے دیکھیں

N.J. Coulson, A History of Islamic law, Edinburgh University Press. P-150.

مجلہ علوم اسلامیہ کے اسکالر زوقارین کے لیے اہم اطلاع

۲۰۰۹ء سے محرم تا جمادی الثانی مطابق جنوری تا جون کا شمارہ سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہوگا۔ رجب تا ذی الحج مطابق جولائی تا دسمبر۔ عام موضوعات پر مشتمل ہوگا۔ لہذا مضامین سیرت جنوری تک عام مضامین جولائی تک موصول ہو جانے چاہئے۔ مضمون کسی دوسرے رسالہ اخبار وغیرہ میں شائع ہوا ہو تو آگاہ کر دیں۔ ہر شخص اپنا مضمون شائع کروا سکتا ہے البتہ مضمون ۲۰ تا ۳۰ صفحات پر مشتمل ہو۔ مضمون کمپوز شدہ یا کاغذ کے ایک سائڈ صاف سترہ لکھا ہو۔ متن کا سائز 7+ Font4 سائز 14 عنوان کا سائز 24 ذیلی عنوان کا سائز 17 ہو مقالہ کا ایک پرنٹ اور فلاپی یا سی ڈی بھی ارسال فرمادیں اے میل بھی کیا جاسکتا ہے۔ ”علوم اسلامیہ“ کا مضمون یا اس کا کوئی حصہ شائع کرنا چاہیں تو مجلہ اور اس کا نمبر و تاریخ کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

اگر آپ ”علوم اسلامیہ“ کے مستقل مضمون نگار / مقالہ نگار بن سکتے ہیں تو ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ مضامین اردو، عربی، انگریزی اور سندھی زبان میں تحریر کئے جاسکتے ہیں۔ علوم اسلامیہ دنیا بھر کی لائبریریوں تحقیقی مراکز اور عام قارئین کو پیش کیا جاتا ہے۔

اساتذہ کرام اہل علم و تحقیق سے گزارش ہے کہ وہ ”علوم اسلامیہ“ کی کامیابی کے لئے

ہمارے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمائیں جزاک اللہ خیرا فی الدنيا والاخرہ

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

چیف ایڈیٹر